

REGISTERED No. 890

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۹	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء	نمبر ۲۰

کتابیں جو جوان مردوں اور عورتوں کیلئے دلکش اور فایدہ مند ہیں

مس لوئیس ماسٹن صاحبہ کی تصنیفات

۱- کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ انکے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہی

۱- رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۶ر +
۳- دولت لازوال اردو ۳ر ۸ر رومن اردو ۸ر +
۴- عزت بے مثال اردو ۳ر ۵ر ۸ر رومن اردو ۸ر +
۵- سورج پرکاش ۴ر ۹ر ۱۲ر رومن اردو ۸ر +
۶- وکیل کی سرگذشت رومن اردو ۲ر +
۷- چندر لیلا اردو ۲ر ۶ر گورمکھی ۶ر +
۸- حالات جاپان اردو ۳ر ۸ر +
۹- شریف بیبیاں اردو ۳ر ۹ر +
۱۰- سمپرداے اردو ۶ر ۱۰ر +

۲- ہر ایک گھر کے واسطے امداد

۱- سیر ہند معہ تصویرات اردو عہ +
۲- ہدایت تیمارداران رومن اردو عہ

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

۳- خانگی فرائض اُردو ۴ر - رومن ۸ر +
۴- کشف الحقائق اُردو ۸ر +
۵- مسیح کی تعلیم اُردو ۴ر، ۸ر رومن ۸ر ۱۲ر +

۳ سلسلہ اصلاح اُردو

۱- اصلاح زراعت ۱۰ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- دستکاری کی ترقی ۲ر +
۴- اصلاح تمدن ۵ر +
۵- اصلاح اخلاق ۴ر +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار +
۷- بچّوں کی پرورش ار
۸- شادی کی بابت خیالات ار +
۹- سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۱۰- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۴ سلسلہ اسلام اُردو

۱- خدائے اسلام ۲ر +
۲- اسلام میں مسیح ۱ر +
۳- ینابع القرآن ۳ر +
۴- برنباس کی انجیل ۱ر +
۵- بائیبل یا قرآن ۱۰ر +

۵ سلسلہ ہنود اُردو

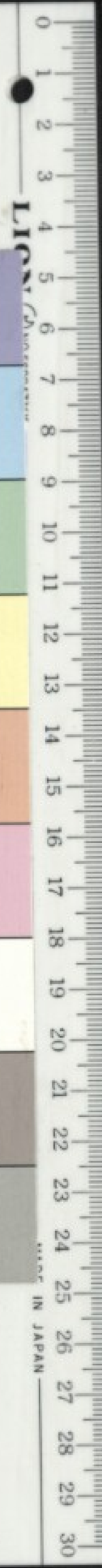
۱- وشنو کے دس اوتار ۲ر +
۲- آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر +
۳- رد تناسخ ۴ر +
۴- ویدوں کی قربانیاں ۳ پائی
۵- ویدوں کی دیوتا پرستی ۳ پائی
۶- ویدوں کی ازلیّت ۶ پائی
۷- ہندوؤں کے تیوہار ۶ پائی

گیت کی کتابیں

زبور اور گیت
خدا کی عبادت کیلئے رومن اردو

۱- گیتیں معہ راگ - جلد کپڑا ۱ ہے +

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنزیری سکرٹری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۹ مئی سنہ ۱۹۱۱ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

ولایت میں تاجپوشی کے موقعہ کو دیکھنے کے لئے چار تاکیوں کا کرایہ جن میں سے ۷۰ آدمی اس نظارے کو دیکھ سکینگے ۱۵۰۰ پونڈ ٹھہرا ہے

لارڈ کرزن بیجر لیونرڈ کے بجائے رائل جیوگرافیکل سوسائٹی کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔

ملک فرانس کی آبادی اس رفتار سے کم ہوتی ہے کہ اندیشہ ہو رہا ہے۔ کہ اگر اسی طرح سے ہوتی رہی تو جلد اس کا نمبر قوموں کے مقابلہ میں آٹھواں ہو جاویگا ۷۰ برس ہوئے کہ اس کا درجہ تمام قوموں میں دوسرا تھا

ولایت کی تاجپوشی کے وقت کنٹربری کے آرچ بشپ صاحب بادشاہ اور ملکہ کو تاج پہناوینگے۔ اور نیویارک کے آرچ بشپ صاحب تاجپوشی کا سرمن دینگے۔

مسٹر اڈیسن کے بیان کے مطابق وہ زمانہ دور نہیں ہے کہ جس میں پہننے کے کپڑے ایسے سستے ہو جاوینگے کہ ہر ایک شخص خوشی سے کئی جوڑے فالتو رکھ سکیگا کیونکہ بعض دوسری قسم کی چیزوں سے اب کپڑے بنانیکا نہرا ایجاد ہونے لگا ہے۔

سوائز نہر کا برٹش گورنمنٹ کا حصہ اب ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تک پہونچا ہے سنہ ۱۸۷۶ء میں اس پر ۴۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ کیا تھا۔ قاعدہ یہ ہو کہ ہر پانچ سال کے بعد بعد سود کے کل خرچ ادا کیا جاتا ہے۔

۸ ماہ کے علاج کے بعد مقام ٹرینڈاڈ میں ایک جذام کی بیماری والا آدمی شفایاب ہوا ہے۔ ڈاکٹری ملاحظہ کے بعد معلوم ہوا کہ اس بیماری کا کوئی نشان اس شخص میں موجود نہ تھا۔

پیرس میں کمروں کے گرم کرنے کے لئے ایک الیکٹرک وردی تیار ہو رہی ہو۔ جس کے وسیلے سے تمام کمرے گرم ہو جایا کرینگے اور خرچ بھی کم ہوگا۔

شاہ مرحوم ایڈورڈ کا بت یادگار مل بورو ہوس کے مقابل میں ایک جگہ میں نصب کیا جاویگا جو ۵ فٹ اونچا ہوگا۔

منچوریا میں پلیگ سے ۱۰۰۰۰ آدمی مرچکے ہیں اور اب بڑی تیزی سے بینگولیا میں پھیل رہی ہو۔

سیکتی کے مقام کیک میں ہوائی جہازوں کی آسمانی دوڑ کا مقابلہ کیا گیا۔ ایک سخت حادثہ ہوا۔ ایک ہوائی جہاز آسمانی تار سے ٹکرا کر الٹ گیا اس میں چار شوقین اسوار تھے۔ سو موا کی خبر ہے وہ چاروں آدمی ۴۰ فٹ کی بلندی سے بندوہ آکر پڑے انکی چوٹیں سخت۔ کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

لنڈن میں مرحوم ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کی ہاتھ کی ایک قدیم چٹھی ۱۰۵ روپیہ نیلام کی گئی۔

مسلیمیا کی مہم میں اہل ترک کے ۴۰۰ سپاہی سرے ۲۰۰ گھوڑے ۴۰۰ خچر ۵۰۰ گدھے ۱۵۰۰ اونٹ قریب ۶۰ ہزار مویشی تھے۔

چھاؤنی الہ آباد کے گورہ فوج کے ۳ جوان طاعون سے مرگئے۔ خاص احتیاط کر رہے ہیں۔

پنجاب کی شاہی یادگار لاہور کا چندہ ۴ لاکھ ۵ ہزار روپیہ تک پہونچگیا ہے۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون کی ۵۲۰۰ کیس ۴۲۹۲ فوتیاں وہ ہزار کی کمی ہوئی۔

دہلی کے جلوس شاہی کے گزرگاہ کی آرائش کے لئے سرکار حضور گوالیار نے بھی ۳۰۰ مالی بھیجے ہیں۔

حضور وائسرائے کی پارٹی نے ڈیرہ دون میں خیمے نکالے اب رونق افروز شملہ ہیں۔

ریاست بوبلی میں سخت آگ لگی۔ ۳۰۰ گھر جل گئے ۱۰ آدمی ہلاک نیم بسمل بہت اور مویشی بھی بہت ضائع ہوئے

حضور امیر کابل نے جلال آباد کے دربار میں فرمایا کہ بیگار کا لینا آئندہ موقوف کر دیا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ علاقہ شنواری میں تعزیری چوکیاں قائم کرینگے۔ تاکہ جرائم کا انسداد ہو۔

خانہ بیش کا قصبہ فیض پور آگ سے راکھ ہوا۔ ۲۵۰ مکان جلگئے دو کروڑ سے بھی زیادہ نقصان ہوا۔

سیالدہ کی عدالت نے گزشتہ سہ شنبہ کے روز تین مسلمان لڑکوں کو مسافر گاڑی پر پتھر پھینکنے کے باعث جسمانی سزا کا حکم صادر فرمایا۔ بیلیہ گھٹہ اور بیچ بیچ کے اسٹیشنوں کے درمیان اکثر اوقات چلتی ٹرینوں پر پتھروں کی بوچھاڑ کرنے کے عادی پائے گئے۔ باوجود اصرار وکلا کے عدالت نے سزائے بید کا حکم دیا تاکہ آئندہ ایسا مکروہ کام کرنے والوں کو عبرت ہو۔

اعظم گڈھ سے آتشزدگی کی افسوسناک خبر موصول ہوئی یہاں طاعون کے خوف سے بے شمار لوگ اپنے گھر خالی چھوڑ کر میدان میں جھونپڑیاں بنا کر رہتے تھے کہ اتفاقاً ایک جھونپڑی میں آگ لگ گئی۔ اور آناً فاناً تمام جھونپڑیاں راکھ ہو گئیں۔ علاوہ مال و اسباب کے چھ جانیں بھی ہلاک ہو گئیں۔ قسمت انیدہی اسی کو کہتے ہیں۔ گھر چھوڑ کر باہر گو گئے تھے۔ کہ وہاں بالکل نقصان ہو گیا۔

کلکتہ کے اخبار انگلشمین سے معلوم ہوا کہ وہاں پر ایک مفسدانہ گمنام پرچہ بنگالی زبان میں چھاپ کر ایک بھاری تعداد میں جابجا تقسیم کیا گیا جس میں عوام کو گمراہ کرنے کی بے شمار غلط باتیں لکھی ہیں۔ اور لوگوں کو تحریک کی گئی ہے کہ جابجا خفیہ سوسائٹیاں بنا کر اسلحہ جمع کریں اور انگریزوں کو قتل کریں۔ اس قسم کے گندے اور ناقص اشتہار واقعی اول درجہ کا کمینہ پن ہے۔ پولیس اشتہار دہندہ کی کھوج نکال رہی ہے۔ بنگالی ذمہ داروں کا فرض ہے کہ ایسے بدکرداروں کو گرفتاری میں پولیس کا ہاتھ بٹائیں۔

ہمارے حضور شاہ قیصر دام اقبالہ کے لئے نیوزی لینڈ والوں نے کارونیشن کا تحفہ قرار دیا ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

ایس۔ پی۔ سی ولیٹ منسٹر کے خزانچی کے پاس کسی نامعلوم شخص نے ۱۰۰۰ پونڈ بھیجے ہیں یہ پوشیدہ خیرات ہے جس کا اجر خدا دیگا

ٹمٹی نوح کا خود انکاری کا ہفتہ ستی ہے۔ جیمبر کانگریس ہال کے میز پر ۲۰۰ پونڈ چڑھائے گئے۔

برٹش اور فارین بائبل سوسائٹی کے متعلق بائبل ڈیپوز دنیا کے ۱۰۰ اخاص خاص شہروں میں سوسائٹی کے ماتحت ۱۱۰۰ کتب فروش اور ۶۰۰ بائبل وومن ملازم ہیں۔

ڈاکٹر اگنٹز ولیمن جو ملک آسٹریا کے شہر ویں میں رہتے ہیں اور یہودیوں میں سے مشہور ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گذشتہ صدی میں بہت سے یہودی مسیحی ہو گئے ہیں وہ بتلاتے ہیں کہ ۱۸۰۰ سے ۱۹۰۰ تک ۲۰۴۰۰۰ یہودی مسیحی ہو گئے۔

ملک جرمنی میں ۲۲۰۰۰ انگلینڈ ۲۸۰۰۰ آسٹریا ہنگری میں ۴۴۰۰۰ روس میں ۸۴۰۰۰ امریکہ میں ۱۳۰۰۰۔ عنقریب ہر سال خاطر خواہ ترقی ہوتی جاتی ہے۔

ایک ولایت کا اخبار مخبر ہے کہ چین کے مسیحیوں نے عہد نامہ جدید کے بہت عمدہ خوبصورت قسم کے تیار کروا کر شاہنشاہ چین ایمپرس دووا گر پرنس ایجنٹ اور پرنس کو بھیجے ہیں۔ اور ان کی پشت پر سونے کے حرفوں میں لکھا گیا ہے۔

"The Bible that saves the world"

اڈیٹوریل نوٹس

مسیح کی بخشش عامہ

نمبر ۱۲

فضل کی تین بڑی برکتوں کا ذکر ہم گذشتہ پرچہ میں کر چکے ہیں جو ایماندار کو مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ تمام کارروائی خدا کی محبت کے عجیب فضل سے عمل میں آتی ہے اور روح القدس کے وسیلے سے ہم پہنچتی ہے۔ کیونکہ جب گنہگار تائب ہو کر ایمان لاتا ہے تو روح القدس اس وقت خدا کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ گنہگار کو [illegible] انعام کے بخشا جاتا ہے اور تمام برکتوں کا منبع اور چشمہ ہے۔ اس کے بغیر کچھ ہو نہیں سکتا۔ اور یہی ایک سب سے بڑا اور اصلی وسیلہ ہے جو گنہگار کو از سر نو پاک کر کے روحانی برکتوں کے پانے کے لائق بناتا ہے۔ اور از سر نو پیدائش بخش کر اور نیا مخلوق بنا کر حیات ابدی اور خوشی سرمدی تک پہونچاتا ہے۔ یہی اس کو فرزند بناتا اور راستباز ٹھہراتا پاک کرتا اور جب یہ سب کچھ ہو چکا تو خدا کے عرفان اور علم سے منور کرتا اور کامل بنا کر خدا کے حضور رہنے کے قابل بناتا ہے۔ جس کے بغیر خدا تک رسائی ناممکن ہے۔ پر یہ سب کچھ مسیح کے کفارے کے وسیلے سے ہوتا ہے۔ جس کے بغیر کوئی گنہگار بچ نہیں سکتا۔ کیونکہ یہی صرف ایک نام شفاعت بخشنے والا ٹھہرایا گیا ہے۔ جس کے بغیر کوئی دوسرا نہیں۔

الیشور اور جیو کا جھگڑا

ہمعصر آریہ پتر کا جوسان انگریزی میں لاہور سے

شائع ہوتا ہے۔ آریہ سماج کا ایک اصلی اخبار ہے۔ گوروکل کانگڑی کے جلسے کے حالات کے متعلق اول روز کی کارروائی میں لکھتا ہو کہ پنڈت آریہ منی پروفیسر ڈی اے وی کالج لاہور کا لیکچر ایشور اور جیو پر ہوا کہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے بعد پنڈت سگلام شاستری اور پھر ایک گوروکل کا لیکچر اُس کی رد میں ہوا یا اُس کے برخلاف ہوا جس میں انہوں نے دکھلایا کہ از روئے اپنشد ایشور اور جیو میں بھید نہیں ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ یہ دونوں ایک ہیں یا ان میں یکتائی ہے علیحدگی نہیں ہے۔ اس کے بعد اس پر بحث ہوئی جس میں کئی پنڈتوں اور برہمنوں نے حصہ لیا اور میر مجلس صاحب نے اس بحث کا فیصلہ دیا کہ اپنشد کے رو سے یہ دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔

ناظرین کو واضح ہو کہ مندرجہ بالا دونوں پنڈت صاحبان بڑے عالم و فاضل ہیں۔ لیکن دونوں کے خیالات میں کس قدر اختلاف ہے۔ حالانکہ دونوں ایک کتاب وید کے پابند ہیں۔ بڑی مشکل سنسکرت کتابوں کے ترجمہ کی یہ ہے کہ اسکا ٹھیک ترجمہ مشکل ہے کیونکہ ایک لفظ کے بہت سے معنے اور مطلب لے جاتے ہیں اور یہ یہاں تک ہو سکتا ہے کہ اصل بات میں آسمان اور زمین کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور سچائی بالکل جاتی رہتی ہے۔ ہمدم موصوف وید کے ترجموں کے دو فریق بتاتا ہے۔ ایک ordinary اور دوسرے extraordinary اول لوگوں میں وہ سوامی دیانند صاحب کو سمجھتا ہے اور دوسرے لوگوں کے لئے یونانی۔ لاطینی اور پہلوی زبانوں کا علم ضروری بتاتا ہے۔ اگر یہ حال ہے تو ویدوں کا ترجمہ ہو چکا کیونکہ سوامی دیانند تو اب ہیں نہیں۔ اور ان کے ترجموں پر بھی ہزارہا نقص نکالے گئے ہیں۔ اور پھر رہے وہ جو یونانی لاطینی اور پہلوی زبانوں کا بخوبی علم رکھتے ہوں پر ایسے آدمی کہاں سے ملیں؟ اس لئے ویدوں کے ترجمے ہونے ہی ایک مشکل کام ہے۔ اور وید کی تعلیم ضرور کچھ مدت تک پوشیدہ ہی رہیگی اور اسی وقت تک یہ پردہ بنا رہیگا۔ یہ ہم دل سے چاہتے ہیں کہ نہ صرف ایک زبان میں بلکہ بہت سی زبانوں میں ویدوں کا ترجمہ ہو اور اُس کی تعلیم پبلک کے سامنے صاف طرح پیش ہو تاکہ مقابلہ کیا جا سکے اور سچ اور جھوٹ کا نرنا ہو جاوے۔

نارتھ انڈیا بائبل ٹریکٹ سوسائٹی کا جلسہ

الہ آباد ڈیپو میں ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء کو میجر جنرل کیری کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس کی رپورٹ نہایت تسلی بخش تھی۔ پادری ٹی۔ ایس وائیکوپ صاحب اور پادری جے۔ جے لوکس صاحب نے علیحدہ علیحدہ بائبل اور ٹریکٹ سوسائٹی کی رپورٹیں سنائیں اور اس موقعہ پر مسٹر جان ناکس اور مسٹر آر۔ کے سوراجی صاحبان نے بہت عمدہ ایڈریسز سنائے۔ رپورٹوں سے معلوم ہوا۔ کہ کل کتابوں کی اشاعت ۱۹۷۳۸۲ ہوئی جن میں سے ۸۸۰۴۴ بائبلیں تھیں۔ اور باقی ۷۶۹۰ نئے عہدنامے اور ۱۰۲۸۹۵ حصے تھے۔ اور سال ماسبق سے ۸۷۴۴۴ زیادہ تھے۔

کتابوں کی بکری سے ۶۰۸۹ روپیہ وصول ہوئے کتب فروشوں کا خرچ ۴۰۹۱ روپیہ ہوا۔

نارتھ انڈیا کرسچن پبلک نے پادری ٹی۔ ایس وائیکوپ صاحب کی اپیل پر ۶۹۹۱ روپیہ چندہ جمع کیا اور مسز وائیکوپ کی کوشش سے ۷۰ روپیہ جمع کیا گیا۔

ٹریکٹ سوسائٹی کے متعلق بہت اچھا کام کیا گیا ۷ نئے رسالے شائع ہوئے۔ ۱۲ نئے رسالے ہندی زبان میں چھپے۔ اور ۳۲ کتابیں دیگر ری پرنٹ ہوئیں غرضیکہ اس سوسائٹی نے اس سال بڑا کام کیا۔ ہر دو سوسائٹیوں کا کام اور خدمت تسلی بخش رہی اور اس کے ذریعہ سے خدا کا کلام اس ملک کے بہت سے باشندوں کے ہاتھوں میں پہونچایا گیا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اور زیادہ ان سوسائٹیوں کے کارکنوں کو برکت بخشے تاکہ وہ اور بھی شوق اور محنت سے اس مبارک خدمت میں حصہ لیں اور خدا کی بادشاہت ان کے وسیلے سے پھیلے۔

ریویو

اطوار التعلیم۔ اس نام کی کتاب منشی کریم الدین برق صاحب ہیڈ پرشین ٹیچر اسلامیہ ہائی اسکول انجمن راولپنڈی نے تصنیف کی ہے۔ یہ کتاب اپنے نام ہی سے ظاہر کر رہی ہے کہ اس میں کیا مضمون ہوگا۔ تعلیم جیسی ضروری چیز کے حاصل کرنے کے لئے ضرور عمدہ اور اصلی طریقے عمل میں لانے ضروری اور لازمی ہیں اگر ناقص طریقوں سے تعلیم کا حق جو تمام بچوں کی جڑ ہے پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے جس قدر عمدہ طریقے اس کے حصول کے لئے اختیار کئے جاوینگے اتنا ہی فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ کتاب منشی صاحب کے سالوں کے تجربہ اور مشاہدہ کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے جو ہماری راے میں نہ صرف طلبا ہی کے لئے مفید ہے بلکہ استادوں اور استانیوں اور طالب علموں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے یکساں فائدہ مند ہے۔ بلکہ ایک رہنما ہے کہ جسکے مطابق اگر عمل کیا جاوے تو ضرور کامیابی اور ترقی جلد ہوگی۔ یہ کتاب واقعی طالب علموں اور استادوں کی ہدایت کیلئے عمدہ دستور العمل ہے۔ جس کے موافق عمل کرنے سے جلد فائدہ حاصل ہوگا۔ یہ ۱۵۰ صفحے کی کتاب ہے جس کی قیمت عہ ہے جو مصنف سے مل سکتی ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ نبی کریم صلعم کا میمونہ رض کے ساتھ شادی کرنے سے صرف اُس کے عزیز قبیلہ کو عداوت سے باز رکھنا ہی مقصود نہ تھا۔ بلکہ آپ چاہتے تھے کہ کوئی موقعہ نکالکر قریش کے بڑے بڑے آدمیوں کی دعوت کریں اور اس طرح سے اُن کے ساتھ دوستانہ بات چیت کرکے اُن کو راضی کریں۔

اقول۔ یہی تو حکمت عملی تھی جس طرح سے ہو سکتا تھا نہایت دانائی کے ساتھ محمد صاحب تمام معاملات میں دور اندیشی کرکے حکمت کام میں لاتے تھے۔ ورنہ وہ ہرگز ہرگز کامیاب نہ ہوتے۔ لڑائی سے کبھی دخول سے۔ رعب داب سے نرمی سے گرمی سے اور جس طرح سے ہو سکا اپنا کام نکالتے تھے اور یہ تمام کام ہوشیاری اور دانائی کے ہیں۔

قولہ۔ جتنی دیر تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں قیام رہا۔ تنی دیر تک قریش اُن سے بالکل الگ تھلگ رہے۔ صرف چند ایک آدمی آپ سے ملے۔ جن سے آپ نے حسب عادت خندہ پیشانی کے ساتھ گفتگو کی۔

اقول۔ قریشیوں نے مسلمانوں کے ہاتھ بخوبی دیکھے ہوئے تھے۔ اور ان کے ظلم اُن کو بھول نہ گئے تھے۔ اب وہ کس محبت سے ان کے نزدیک آتے۔ اُن کے تو ہوش اُڑے ہوئے تھے اور مارے ڈر کے مسلمانوں کے سامنے تک آتے ڈرتے تھے۔ ورنہ وہ کیوں بھاگتے؟

قولہ۔ جب تین دن مقرر ختم ہو گئے تو چوتھے روز قریش کے دو سردار سہیل اور لطیف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور کہا کہ اب آپ تشریف لے جائیں۔

اقول۔ بموجب شرط کے ضرور تھا کہ مسلمان لوگ چلے جاتے کیونکہ صرف تین روز کا وقفہ ملا تھا۔ لیکن چوتھے دن وہاں رہنا اور سرداروں کا آکر عرض کرنا ثابت کرتا ہے کہ محمد صاحب اپنے وعدے پر قائم نہ رہے۔ اور اس لئے سرداروں کو کہنا پڑا۔ کہ آپ چلے جاویں۔ لیکن چونکہ اب مسلمانوں کا زور تھا اور وعدے وغیرہ کا کیا لحاظ کرتے تھے۔ حالانکہ تین روز کے بعد چلا جانا چاہئے تھا۔ پر یہاں چوتھا دن آگیا اور جانے کا خیال ہی نہیں۔

قولہ۔ اس میں کلام نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قریش سے مصالحت کرنے کے خواہشمند تھے لیکن اس وجہ سے نہیں کہ وہ اُن سے ڈرتے تھے بلکہ اس لئے کہ آپ کو اُن سے محبت تھی۔

اقول۔ محبت کا تو کیا کہنا تھا۔ اُن کے مردوں پر کھڑے ہو کر طعن کرنا محبت ہی کا نشان تھا! اور اُنکے برخلاف ہمیں بھیجنا ہی محبت کا اشارہ تھا!! اور آخر کار ان کو بالکل مغلوب کرکے اپنی حکومت کا سکہ بٹھا دینا یہ سب کام محبت کو ظاہر کرتے ہیں!!! ڈرنا کیوں تھا اُن کا تو تعاقب کرتے کرتے ناک میں دم کر دیا تھا اور وہ اب اسلام کی مستقل طاقت اور حکمت عملیوں کے قایل ہو گئے تھے۔ اب ان سے کیا ڈرنا تھا البتہ شروع شروع میں ڈر تھا۔ مگر بعد میں ڈرنے کی کوئی بھی وجہ نہ تھی۔ غرضکہ دہشت تھی نہ ڈر تھا۔ بلکہ اب انتظام حکومت کا معاملہ تھا۔ اب میدان صاف تھا۔ فتح تھی۔ غلبہ حاصل ہو چکا تھا۔ اور بات بنی بنائی تھی۔ باقی آئندہ

اقتباس

صبر کی برکتیں

ملک کنعان کے سفر میں نبی اسرائیل خدا کی طرف سے کھانے کے لئے ہر روز من پاتے تھے جو روز مرہ تازہ بتازہ آسمان سے نازل ہوتا تھا۔ لیکن حکم تھا کہ ہر ایک حسب ضرورت اپنے اور اپنے خاندان کے لئے جمع کرے پر لالچ نہ کرے۔ پر جب وہ زیادہ جمع کرتے تھے اور بے صبرے ہوتے تھے۔ تو اُس آسمانی خوراک میں کیڑے پڑ جاتے تھے اسی طرح سے جبکہ ہم اپنی اپنی حالتوں میں مطمئن ہوتے ہیں تو برکتیں پاتے ہیں۔ پر جب ہم ان میں بے صبرے ہو کر زیادہ حاصل کرنے کے لئے جد وجہد کرتے ہیں تو بجائے برکتوں کے سختیں اور مصیبتیں اُٹھاتے ہیں۔ نمد کو زنگ لگ جاتا ہے اور سود خراب کرتا ہے۔ پر دینداری میں قناعت کے ساتھ بڑا نفع ہے۔ سپنسر۔

آجکل لڑکیوں کے پڑھانے کے لئے عورتیں بہت کم تعلیم یافتہ ملتی ہیں۔ اس کمی کو دیکھکر مہاراجہ صاحب نے قریباً تین ہزار روپیہ کے وضائیف اس کام کے مقرر کر دیئے ہیں۔

عرصہ ۲۰ سال جرمنی کے دار الخلافہ برلن میں ایک شخص بھیک مانگا کرتا تھا۔ وہ حال ہی میں فاقہ کشی کے باعث مرا ہے حالانکہ دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ بنک میں اس کے قریباً ۲۰۰ پونڈ جمع تھے۔

مراسلات

کیا وید نت ہیں

گذشتہ اشاعت سے آگے

آپ کہیں گے کہ جبکہ "کوئی بھی" میں ایشور شامل ہے۔ "کوئی بھی" سے ایشور کے سوا اور کوئی بھی مراد ہے۔

جواب۔ بحث کی خاطر گر ہم آپ کی اس تشریح کو مان بھی لیں۔ تو بھی معاملہ ویسا کا ویسا ہی رہ جاتا ہے۔ ویدوں کا کارن خواہ ایشور ہو خواہ اور کوئی ہو وید اُتپن تو ہوئے۔ اگر اُتپن ہوئے تو ازلی نہیں نیتہ ہیں۔

آپ کہیں گے کہ اس امر کو بیجانکر نیائے سمجھنا چاہئے۔ جس طرح بیج میں انکور موجود ہوتا ہے اور پھر باہر نکل آتا ہے اسی طرح وید ایشور کے گیان میں موجود تھے اور سرشٹی کی آدی میں پرگٹ ہو گئے۔ اسی کو ایشور سے ویدوں کا اُتپن ہونا کہا جاتا ہے۔ ایشور کا گیان نتیہ ہے۔ سو ایشور کے گیان میں جو وید موجود تھے سو بھی نتہ ہیں۔

جواب (۱) اس تعلیم کے مطابق کارن میں کاریہ بیجانکر کی طرح چھپا ہوا ہوتا ہے۔ سو وجود کے لحاظ سے کارن اور کاریہ اکٹھے ہست ہوتے یا اکٹھے ہست رہتے ہیں۔ ہونا ممکن ہے۔ مثلاً ماں پیٹ میں بچہ ہے پس ماں و بچہ ہم عمر ہیں۔

(۲) کاریہ کارن کے سلسلے میں پورب اور پر (priority & posteriority) یعنی تقدم و تاخر کی ترتیب کا ہونا لازم ہے۔ پہلے کارن بعد کو کاریہ۔ چنانچہ سوامی جی بھی اس تعلیم کے قائل ہیں۔ جب کہ آپ نے ایک جگہ جڑ ڈالی تنے پھول اور پھل ہونے کے لئے جڑ کا ہونا لازمی قرار دیا (دیکھو رگوید آدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۲۸) اگر بیجانکر کی دلیل مانی جائے تو کارن و کاریہ میں پورب و پر کی ترتیب کہاں رہی؟

(۳) اگر بحث کی خاطر بیجانکر کی دلیل مان بھی لیں تو لازم ہے کہ کل موجودات بیجانکر کی طرح آدی کارن ایشور کے گیان اور سامرتھ میں موجود تھے۔ جو بعد ازاں خلقت کی صورت میں ظاہر ہوئے سو اس دلیل سے ایشور کے گیان اور سامرتھ میں رہنے سے کل موجودات کا نتیہ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے سو اگر کل موجودات نتیہ ہیں تو ویدوں کے نتیہ ہونے میں کونسی فضیلت؟ اگر وید نتیہ ہیں تو میرا یہ رسالہ بھی نتیہ ہے۔ کیونکہ یہ بھی بیجانکر کی طرح آدی کارن میں موجود تھا

دلیل دوم۔ است سے ست نہیں ہو سکتا۔ اور ابھاؤ سے بھاؤ نہیں ہو سکتا یعنی نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی۔ جیسے کہ جڑ کے بغیر ڈالی تنے پھول اور پھل نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایشور میں اننت ودیا یعنی وید موجود تھے۔ اور اسی نے انسان کو اُس ودیا کا اپدیش بھی دیا۔ پس اس دلیل کے مطابق وید نتیہ ہیں۔

سوامی دیانند اور اُن کے پیرووں کی یہ ایک مشہور دلیل ہے کہ نیستی سے ہستی نہیں ہو سکتی ایشور میں اننت ودیا تھی۔ سو وہ ظہور میں آئی۔ وید ایشور کی ودیا ہے۔ ایشور سے ظاہر ہوئے۔

جواب۔ ہم بھی است سے ست کا ہونا نہیں مانتے ہیں۔ ضرور ایک مادی کارن یا علت ازلی ہے۔ جس سے تمام موجودات پیدا ہوئے۔ بحث تو اس بات میں ہے کہ آپ کمہار کو بھی ازلی مانتے ہیں اور مٹی کو بھی ازلی مانتے۔ باقی آئندہ

ثالوث مقدس کی توحید

تصنیف جناب ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب
سول سرجن چمبہ

ابھی تک میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ محمدی برادران محمدیت کی کس خوبی پر دوسروں کے عموماً اور مسیحیوں کے خصوصاً منہ آتے رہتے ہیں جس حال کہ نہ تو اُن کے پاس اخلاقی زندگی کا کوئی نمونہ ہے۔ اور نہ روحانی معراج کا کوئی ایسا عدیم المثیل ہے اور نہ عشق الٰہی کا کوئی اعلیٰ نمونہ ہے۔ پھر بھی اتراتے پھرتے ہیں۔ پنجابی مثل ہے۔ "ننگی نے نہاونا کیہ تے نچوڑنا کیہ"۔ چند جزو کا تو ایک قرآن ہے۔ اگر اس میں سے بائیبل کی باتیں اور الہامی تواریخ کے سچے واقعات۔ یہود کی روایات۔ بدعتی مسیحیوں کی بدعات۔ بت پرستوں کی جھوٹی حکایات اور غیر مذاہب کے توہمات نکال لئے جاویں تو باقی احمدی الہامات کا کیا رہ جاتا ہے ایک بات کے بار بار تکرار سے ہی قرآن کا اتنا بڑا حجم دکھائی دیتا ہے۔ مثلاً پیدائش عالم و سجود ملائکہ کا قصہ ۵ دفعہ قرآن میں آیا ہے۔ طوفان نوح کا تذکرہ دس دفعہ مذکور۔ ابراہام کو اضحاق کی خوش خبری کا بیان ۸ دفعہ۔ لوط اور صدوم کی بربادی کا بیان ۹ سورتوں میں آیا ہے۔ حضرت یوسف کے بیان میں ایک طول طویل سورت پوری کی پوری بھری پڑی ہے۔ موسیٰ اور بنی اسرائیل کا تذکرہ ۱۲ دفعہ ہوا ہے۔ اسی طرح سے اور باتیں بھی جہاد و حور قصور کے متعلق علاوہ ازیں اگر ایک آیت کہیں محبت آگئی تو بس ملا نے اس کو لے اڑے اور آفتاب صداقت

کے سامنے جگنو کی طرح ٹمٹمانے لگے۔ کیسے سادہ لوح ہیں۔ مجھے تو کبھی کبھی اُن کی حالت پر بڑا ترس آتا ہے۔ بیچارے تعصب سے بھرے ہوئے انجانے ایسی باتوں کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں۔ خواہ مخواہ پھر ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ اس معاملہ میں دیکھئے کہ خواہ مخواہ رسالہ مسلمان کے ایڈیٹر کو کس طرح خفت اٹھانی پڑی جس کی تفصیل یوں ہے۔ کہ:-

ماہ جولائی ۱۹۱۰ء کے ماہوار رسالہ مسیحی تجلی لاہور کے پرچہ میں ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب سول سرجن چیپہ نے ایک آرٹیکل لکھا تھا۔ جس پر بموجب پنجابی مثل رونہ سکاں اگسی محمدی نے رسالہ مسلمان میں جواب لکھ مارا۔ اور ایڈیٹر رسالہ نے بھی حاشیہ چڑھا دیا۔ جواب تو مسلمانوں نے کیا دینا تھا۔ البتہ اپنی اسلامی تہذیب اور محمدی اخلاق کا پورا نقشہ دکھا دیا۔ ڈاکٹر صاحب کو اچھی طرح سے سنائیں۔ اور خوب سنائیں۔ ڈاکٹر صاحب پر ان باتوں کا کیا اثر ہونا تھا۔ وہ ایسی نذر کبھی قبول ہی نہیں کیا کرتے۔ ان کی عمر ہی اسی طرح گذری ہے کہ جو تم کو گالی دویں ان کے واسطے برکت چاہو۔ وہ ایسے خیری دشمنوں کو پیار کرتے ہیں۔ رسول پولس کی طرح اپنی قوم سے ظلم سہتے۔ اور پھر بھی اُن کے جاں نثار ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے قرآن اور احادیث سے خدا کی ذات وصفات کی نسبت کسیقدر بیان کیا تھا اور بتایا تھا کہ تاہنوز محمدیوں کو معلوم نہیں ہوا کہ خدا کن معنوں میں نور ہے۔ اور قرآن کی مثال دیکر ثابت کیا تھا کہ چمنی کے اندر کا نور اور درمیانی نور اور باہر کا نور ایک ہی ہے۔ جو گویا ثالوث مقدس باپ بیٹا اور روح القدس ہے۔ واہ واہ کیا خوبی سے بیان کیا سچ پوچھو تو لائق تھا کہ یہ موحدین ڈاکٹر صاحب کے قدم لیتے۔ وہ دلیل پیش کی جو آجتک ہمارے مسیحی مصنفوں میں سے بھی کسیکو نہ سوجھی تھی۔ اس طرح کلمبس کو امریکہ کے دریافت کرنے کا سہرا نصیب ہوا۔ ڈاکٹر صاحب کو بھی اس نئی اور واقعی دلیل کے بیان کا تاج نصیب ہوا۔ مرحبا و جزاک اللہ۔ پھر ایک اور دلیل ایسی بیان کی کہ اس سے بھی کسی طرح محمدی انکار نہیں کرسکتے۔ قرآن میں لکھا ہے کہ کافر ہوئے وہ شخص جنہوں نے کہا کہ خدا تین میں کا ایک ہو۔ یہ نہیں کہا کہ تین خدا کے ماننے والے کافر ہیں۔ بلکہ تین میں کے ایک کے ماننے والے کافر ہیں۔ اب آپ متن قرآن کے مصداق کون کافر ٹھہرتے ہیں۔ مسیحی تو باپ بیٹا روح القدس تینوں کو وحدہٗ لاشریک خدا مانتے ہیں چمنی کی مثال اور اس آیت سے مسیحی ہی مومن ٹھہرتے ہیں۔ مگر جو تین میں صرف ایک مانتے ہیں باقی دو چھوڑتے ہیں وہ کافر ہیں۔

ان ہر دو دلیل کا بیان ایسا ہی کہ آجتک علماء اسلام کے ذہن میں نہ آیا۔ پتہ آیا۔ سچ پوچھو تو علماء اسلام کے فلسفہ اور منطق پر ڈاکٹر برخوردار خاں صاحب نے صداقت کی دلیل سے ثالوث مقدس کی توحید کے میخوں سے وہ میخ کنپٹی میں ٹھونکا ہے کہ اب ان کو کسی طرح سے سر اٹھانے نہ دیگا۔ جس طرح سے یاعیل نے سیسرا کی کنپٹی میں میخ ٹھونکی تھی۔ دیکھو توریت کتاب القضات باب ۴: آیت ۱۸ سے ۲۴۔ یوں جواب نہ بن پڑنے پر جس قدر وہ اپنی محمدی تہذیب سے گالیوں کا کام لیں تھوڑا ہے۔ بموجب پنجابی مثل جھوٹے دا دارو دایں ایں۔

پھر جواب میں رسالہ مسلمان نے لکھا تھا کہ خدا محبت کا نور ہوگا۔ مگر کہاں۔ جہاد میں۔ جبر ایمان میں۔ کافروں کے قتل میں۔ متعہ میں حلالہ میں کسبیوں کی کمائی کی مسجدوں میں۔ مسلمانوں بادشاہوں کے ظلم وجبر اور دوسروں کی عورتوں کے چھیننے میں یہ محبت کا نور کہاں ہے۔

اس کے جواب الجواب میں رسالہ مسلمان لکھتا ہے کہ اگرچہ اس محبت کے نور کا ثبوت مسلمانوں میں نہیں ہے مگر قرآن میں تو ہے۔ کیا خوب جواب ہے سچ ہے۔ جادو وہ جو سر پر چڑھکے بولے۔ خود ہی مسلمان صاحب مان گئے۔ کہ واقعی اس محبت کے نور کا ثبوت اسلام میں ندارد ہے۔ کیسے حیرت کی بات ہے۔ کہ خود ہی مسلمان مان لیتا ہے کہ گواہ واقعی جھوٹے ہیں۔ مگر دعویٰ پھر بھی سچا ہے۔ عجیب بات ہے کسی عدالت میں اپنا مقدمہ لے جاؤ۔ مگر عدالت مسلمان کی نہ ہو۔ کسی غیر منصف مزاج کی ہو۔ تب دیکھو کیسی گت بنتی ہے۔ اپنے ہی دعوے میں خود ہی کہتے ہو کہ اگرچہ ہمارے گواہ جھوٹے ہیں۔ مگر دعویٰ ضرور سچا ہے۔ اسلام کی سلطنت ہوتی تب تو آپ جیت جاتے۔ ٹرکی اور ایران میں جاؤ تو جیت جاؤ گے۔ مگر انگریزی سلطنت میں اسلام کی تلوار کام نہیں دیتی۔ یہاں دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی صاف دکھایا جاتا ہے۔

پھر جہاد کے متعلق مسلمان ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کرکے لکھتا ہے کہ یہ آپ کا سراسر افترا اور تہذیب سے گرا ہوا جاہلانہ حملہ ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے متن قرآن سے دلیل دیکر ثابت کیا ہے۔ کہ مسلمان قرآن کے خلاف پڑتا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ محمدی لوگ کس طرح واقعی بات پر خاک ڈالتے ہیں۔ اب اگر جہاد انگریزی حکومت میں روا نہیں یا یوں کہو کہ ہو نہیں سکتا۔ تو اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ قرآن میں جہاد نہیں یا مسلمانوں نے جہاد نہیں کیا۔ یا اب کرتے نہیں۔ اگر انگریزوں نے اسلامی خدا کے ہاتھ سے تلوار چھین کر توڑ ڈالی ہے۔ تو خیر۔ اسلامی ممالک میں تو اب تک جاری ہے۔ جائز ہے۔ جہاں تک بس چلتا ہے۔ اس حکم کی تعمیل کی جاتی ہے





ابھی تو حال ہی کا واقعہ ہے کہ یمن پر فوج بھیجتے وقت ٹرکی کے وزیر بحریہ نے اسلامی فوج کو نصیحت کی۔ کہ آج تم کو موقع حاصل ہے کہ دنیا پر اپنا سچا اسلام اور اپنی اعلیٰ ودینی خدمات ثابت کر دو۔ کیونکہ آج تم بیت اللہ شریف کو کافروں کے ہاتھ سے چھڑانے جا رہے ہو۔ (دیکھو روزنامہ پیسہ اخبار ۱۳ مارچ ۱۹۱۱ء) اب ایمان سے کہو کہ یہ جہاد ہے یا ملکی لڑائی۔ ملکی لڑائی پر کس طرح مذہبی جہاد کا رنگ چڑھایا جاتا ہے کہ مذہبی جوش میں غازی اور شہید بن جاویں۔ سخت تعجب ہے۔ کہ ہندوستان کے مسلمان قرآن اور واقعات کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں۔

اب میں ان بیانات کو کہاں تک لکھوں۔ اس وقت تین رسالے ڈاکٹر صاحب کے میرے سامنے موجود ہیں۔ الف۔ محبت کا دین۔ ب۔ ثالوث مقدس کی توحید نمبر ا معہ جواب الجواب۔ ج۔ ثالوث مقدس کی توحید جواب الجواب نمبر ۲

ہمارے معزز خادم الدین پادری ٹامس ہاول صاحب نے رسالہ تقویت الایمان لکھا ہے۔ جس کا ریویو انہی کالموں میں شائع ہو چکا ہے۔ وہ رسالہ مغربی خیالات اور علم کے مطابق تحریر ہوا ہے۔ مگر ثالوث مقدس کی توحید مشرقی مشرب کے صوفیانہ خیالات کا مزا دیتا ہے۔ اگر کوئی عاشق اقدس مسیحی تصوف کے الٰہی عاشقانہ خیالات کے میدان عشق کے جوانمردو ہیرو کے عشق کا مزا لینا چاہے تو عاشق المسیح ڈاکٹر محمود خاں صاحب کے یہ تینوں رسالے ملاحظہ فرمائیے۔ صوفی مزاج مسیحیوں کے واسطے قند و شہد کا مزا دیتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے مئے ذو الفقار سے کم نہیں۔ مصنف صاحب سے بمقام چھپیا آر۔ ایم حافظ ملتان شہر سے بقیمت ۵ رعہ معہ محصول ڈاک طلب فرمائیں۔ راقم واعظ

شامِ غربت

شامِ غربت میں مسافر کو وطن یاد آیا

دیکھئے وہ کون ہے جو کہ آہستہ آہستہ اپنے حسرت دیدہ جگر تپیدہ خاطر کاویدہ کو ہاتھ میں پکڑے ہوئے اُس محبوس پرندے کی طرح جو کہ کسی صیاد بے داد کے دام تزویر میں مقید ہو گیا ہے۔ اور دانہ کے خیال میں اپنی بے بسی کی حالت پر افسوس کر کے بیٹھا ہو اور منقار کو دبائے رکھا ہے۔

اسے ہمصفیر بے گل کس کو دماغ نالاں۔
مدت ہوئی ہماری منقار زیر پر ہے۔

ہاں بے بس ہو کر ایک درخت کے سایہ تلے بیٹھا ہو ہے کہ نہ راہ رفتن اور نہ روئے ماندن۔

تسبیہ عالم ہو اور جنگل بیابان کا سماں۔

ناظرین یہ مسافر آپ دیکھئے کہ کس طور سے اپنے عیال و اطفال خویش و اقارب ناصحاں سے الوداع لیکر جدا ہوتا ہے۔ کون ہے جو کہ اپنے نالہ داروں کو خیر باد کہہ کے اپنا روپیہ برباد کرے۔ یہ عام قاعدہ ہے کہ جب کوئی گھر سے نکلکر باہر جا نکل جاتا ہے تو کسی لالچ سے یہ بے چارہ گھر کو جہاں ہر قسم کی آسائش ہے۔ یعنے گھوڑا گاڑی کھانا پینا۔ نوکر چاکر۔ زمین و دولت۔ ورثہ۔ وراثت۔ حویلی مکان گویا کہ سب شکل آسان ہے۔ تو سب کو الوداع کہہ کر شتر بے مہار کی طرح چلدیا آپ جانتے ہیں کہ سپاہی۔ تاجر۔ سوداگر۔ فوجی تلنگا یا جو کوئی خواہ امیر ہو یا غریب جو کوئی گھر چھوڑتا ہے کسی عزت یا ناموس یا طمع زر کے خیال سے اپنے گھر سے جدا ہوتا ہے۔ اس شخص نے معلوم کس بات کو مدنظر رکھا کہ ایسی عیش چھوڑ کر چلدیا ہاں یاروں کی سنی ہی ہے جیسے کہ یہ دل میں کہ اپنے باپ سے جو ورثہ میں آتا ہے اس کی حین و حیات میں اپنے قابو کرنے۔ تاکہ مرنے کے بعد کسی قسم کا عناد و فساد نہ ہو۔ اب کروڑوں روپیہ جائداد اس کے اپنے ورثہ میں آئی۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ اگر روپیہ سنبھالکر رکھے۔ تو اُس کی آل اولاد کو پشتوں تک کوئی گھاٹا نہیں۔ پر بری صحبت کا اثر جیسا کہ آپ جانتے ہیں ہوتا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

بے چالی اور عیاشی کے سامنے روپیہ کب ٹھہر سکتا ہے۔ اب ناظرین دیکھئے کہ کس ناچ رنگوں اور رنگ رلیوں سے یہ شخص نوجوانی کے بھرے جوش اور عالم شباب کے خروش سے اپنے گھر سے قدم باہر رکھتا ہے۔ چونکہ مسٹر روپ چند کا اُبال کھوتے ہوئے آپ کی طرح جوش دیتا ہے۔ سو جہاں کہیں جاتا جنگل میں منگل کر دیتا ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ یار دوست جو کہ نانی اور نانی ہی گئے ہوئے ہیں۔ یہ وہ دوست ہیں۔ جو کہ کھانے کے اور مفت میں تعریفوں کے پل میراسیوں کی طرح باندھنے والے ہیں۔ سو جبکہ وہ جاتا عیش و عشرت سے چند روزہ دن کا تھا۔ پر یہ نہیں معلوم کہ سے ہے بہار باغ دنیا چند روزہ۔ سو اب ناظرین دیکھیں کہ جوں جوں روپیہ کم ہوتا جاتا ہے۔ توں توں یار دوست بھی خفا ہوتے جاتے ہیں۔ سچ ہے بن پیسے آدمی تو چرخے کی مال ہے۔ پیسہ بُری شے ہے جو چاہے سو کرا دے۔ پر یہ دنیا کے چند روزہ تماشے ہیں جو کہ شعبدوں اور کرتبوں کی طرح ہمارے سامنے نمایاں ہوتے ہیں۔ ہاں جس نے ان کو منتاری کرتب اور عیش سمجھی۔ اور ان دنیا کے پھندوں میں نہ پھنسکر یاد خدا کی۔ اور سب کچھ ہیچ سمجھا وہ تو اس دنیا سے کچھ کما کر لیگیا۔ ورنہ

ہماری زیست یونہی اکارت گئی۔ خیر ناظرین اس شخص کی طرف توجہ مبذول کریئے کہ اس کی زندگی کیسے کٹتی ہے ؎

اب تو عیش سے گزرتی ہے عاقبت کی خدا جانے

پر یہ مصرع تب تک ہی صادق آتا ہے جب تک جیب میں پیسہ ہے۔ پر دنیا تو ستعاری کھیلوں کا میدان ہے کہ جو کوئی اس میں آتا ہے اپنا اپنا کھیل کرکے واپس جاتا ہے۔ سو جب اس شخص کی جیب میں سے پیسے کم ہونے لگے تو وہ چند روزہ رنگ اور مجلسیں بھی کافور ہوتی معلوم پڑیں۔ اب تو ایسا موقعہ آگیا کہ نہ کوڑی کفن کو نہ پیسہ دفن کو۔ جب آنکھ کھولکر دیکھتا ہے کہ یہ گذشتہ باتوں کا میں آیا خواب دیکھ رہا تھا یا اصل میں تھیں۔ ہاں تھی تو سہی پر کب تک تھوڑے عرصے کے واسطے۔ اب تو ہزاروں میل کے فاصلے پر باپ اور ماں سے جدا پڑا ہے۔ نہ کوئی یار نہ کوئی غمگسار نہ کوئی مونس اور نہ کوئی ہمدم ہے۔ ہاں دوست پاس کا پیسہ گانٹھ کا۔ اب ان تکالیف اور مصائب کو جھیلتے جھیلتے جب بیزار ہوگیا اور فاقوں تک نوبت پہونچی تو خدا بھی یاد آیا۔ سو ایک دن بیٹھا سوچتا ہے کیا میرے خدا میں کس آفت کے پنجے میں پھنس گیا میں نے گھر بار اور باپ کے عیش کو چھوڑا میں کیوں اس پردیس میں بے بس ہوکے آپڑا۔ بزرگوں کی نصیحت جو نہ مانی تو یہ دن دیکھنے پڑے۔ اور یہ تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ خیر اب یہ سوچکر خدا سے دعا مانگتا ہے کہ اے میرے مولے تو تو کل دنیا کا رازق اور خالق و مالک ہے تو جو چاہے سو کر دے تیرے سامنے یہ خاکی پتلا کیا شئے ہے ؎

اُسی کے ہاتھ میں ہے جو چاہے سو وہ کر دے
سلیماں سو کو کر دے شہنشاہ کو گدا کر دے

لو یہ کہکر وہ تو واپس وطن کو چل پڑا۔ اور چند اور الفاظ بھی کہے کہ میں نے تیرا اور زمین آسمان کا گناہ کیا ہے۔ اور میں اب اپنے صدق دل سے توبہ کرکے اپنے والد کی طرف پھرتا ہوں۔ پس وہ واپس تائب ہوکر چل پڑا اور سیدھا گھر کا راستہ لیا۔ باقی آئندہ

(پروانہ)

وجوہ قبول دین مسیحی محررہ پندرہ فروری سنہ ۱۹۱۱ء

ایس۔ پی۔ جی مشن رڑکی

میرٹھ سے جب میں ریاست میں ملازم تھا جناب پادری ہانیہ صاحب ایس پی جی مشن رڑکی کو لکھا تو کچھ جواب شافی نہ ملا اور اس سے علاوہ اور کسی جگہ لکھا تو کچھ جواب نہ تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس طرح متلاشی کے زیادہ بھٹکنے کو اور مشتاق بنانے کو یہ تاویل کوئی خاص قاعدہ مصلحتی متصور ہے یا اس صورت میں متلاشی کا بار متلاشی کے ذمہ سمجھا گیا ہو۔ خیر کچھ ہوگا وہ جانیں۔ آخر بارہیں چندروز چند میں نے اس تصفیہ کے لئے موازنہ (قرآن مجید) اور (کتاب مقدس) کا کرنا شروع کیا تو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ (قرآن مجید) بے حد (کتاب مقدس) کی تصدیق اور تائید کرتا ہے۔ اور پھر آگے چلکر اس کے برخلاف ظاہر کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جو کچھ اس تصدیق اور تائید مجموعی میں آگیا ہے۔ اسی کے خلاف کہتا ہے اور وجوہ تحریف وغیرہ علما دین و اسلام بیان کرتے ہیں۔ اُن کا کچھ ثبوت نہیں رکھتے۔ ان باتوں کے پیش نظر آنے سے یہ سمجھ میں آیا کہ دین مسیحی ضرور احق ہے اور اس میں جو مناظرہ دل میں قائم ہوکر سمجھا گیا تو بجز مسیحیت فیصلہ پایا۔ اور مجھے یہ دین مسیحی نصیب ہوا۔ ذیل میں میں عرض کرتا ہوں اور اس میں کسیقدر مختصر تفصیل آخر میں لکھونگا۔

چنانچہ سورہ مومن میں تحریر ہے۔ (الذین کذبوا بالکتاب وبما ارسلنا بہ رسلنا فسوف یعلمون اذ الاغلال فی اعناقہم والسلاسل یسحبون فی الحمیم ثم فی النار یسجرون) یعنی جنہوں نے جھٹلایا اس کتاب کو اور اُس کو جو ہم نے بھیجی اپنے رسولوں کے ساتھ سو آخر جان لینگے جب اُن کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔ اور زنجیریں جن سے کھینچے جاوینگے دوزخ میں پھر جلائے جاوینگے آگ میں۔ یہ ڈراوا صرف قرآن انکار کرنے والوں کو نہیں ہے۔ بلکہ جو پاک صحائف گذشتہ رسولوں پر نازل ہوئے ہیں ان کے انکار کرنے والوں کے لئے بھی بہت صاف ہے۔

پھر سورہ اعراف میں ہے (والذین یمسکون بالکتاب واقاموا الصلوٰۃ انا لا نضیع اجر المصلحین) یعنی جو لوگ پکڑے ہوئے ہیں (کتاب مقدس) کو اور قایم رکھتے ہیں نماز۔ ہم نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہ کرینگے۔

پھر سورہ نسا میں ہے (یا ایہا الذین آمنو آمنوا باللہ ورسولہ والکتاب الذی نزل علیٰ رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل ومن یکفر باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر فقد ضل ضلالاً بعیداً) یعنی اے ایمان والو ایمان لاؤ خدا پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے نازل کی اپنے رسول پر یعنی (محمد صلعم) پر اور اس کتاب پر جو اُس نے نازل کی پہلی یعنی (کتاب مقدس) پر اور جو کوئی منکر ہو خدا سے اور اُس کے فرشتوں سے اور

اس کی کتابوں سے اور اُسکے رسولوں سے اور روز آخرت سے پس بالتحقیق وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔ اس آیت میں بالخصوص سب مسلمانوں اور سب کو حکم ہے کہ نہ صرف قرآن مجید پہ ایمان لاؤ بلکہ دکتاب مقدس، پر بھی ایمان لاؤ۔ (باقی آئندہ)

"پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند"

اُلٹا زمانہ اُلٹی سمجھ اُلٹے سب طریق۔
گرداب جہل و بحر ضلالت میں ہیں غریق

خود کہتے ہیں کہ ایک ہے جل علی شفیق
پھر کیوں نہیں یہ اس اوہام کے طریق

دل میں سمجھتے جبکہ خدا وند ایک ہے۔
جھوٹے ہیں اور راہ فقط دین ہی ایک ہے

اپنی زباں سے آپ ہی قائل ہیں لاکلام
بیچون و بیچگون ہے خلاق ذوالاکرام۔

پھر آپ ہی کہیں ہیں بناکر کے خود تمام
پیغمبر کی قبر شریف ہے۔ یہ قدم با کرام۔

یہ قبر ہے معین سب حاجات کے لئے
کافی یہ تربت حصولِ مرادات کے لئے

واہ کیا ہی خوب فہم ہے اور طرفہ ماجرا۔
اس سمجھ اور عقیدہ پہ لکھیے انہیں خطا

بے مثل ہی رہا نہ وہ بیچون ہی رہا۔
یعنی کہ اپنے ہاتھ سے جو کچھ بنا لیا۔

اس کی ہی جب پرستش و حاجات ہوگئی
ذات خدا و بت میں مساوات ہوگئی

کیا ہی اُلٹ پلٹ کہ سب متفق زباں
کرتے ہیں خود بیان کہ وہ خلاق انس و جاں

پروردگار خلق ہے و دانائے ہر نہاں
وہ سامع و بصیر ہے وہ ناظرِ جہاں

حلال مشکلات وہ پروردگار ہے۔
بخشندہ مراد ہے امرزگار ہے۔

پھر یہ غضب ہے آپ ہی حیران و پرخطر
پھرتے ہیں بے قرار مصیبت سے در بدر

اس خانقاہ پہ جانے سے تمام سفر
واں پیر ہی سے پائیں مرادات سر بسر

آیا نہ یہ سمجھ میں کہ یہاں کیا خدا نہ تھا؟
حق نے دیا اگر نہ تو پیر دینگے کیا؟

اوّل تو خود زبان سے کرتے ہیں یہ کلام
حق نے ہیں ناچ و راگ تماشے کئے حرام

پھر برخلاف اس کے وہ متفق تمام
کرواتے ناچ و راگ ہیں پیر کے یہاں مدام

کہتے ہیں خوش ہے پیر جی اس ناچ و راگ سے
اُلٹا کہے نہ پھر تو کوئی کیا کہے اسے۔

کہتے ہیں آپ زندہ و قیوم ہے خدا
اور حی لایموت ہے وہ ذات کبریا

کیسا یہ پھر اُلٹ ہے کہ زندہ کے اسوا
مردہ کو جانے اپنے وسیلہ کا آسرا

کچھ غور و فکر چاہئے ایسا نہ چاہئے۔
زندہ خدا زندہ وسیلہ بھی چاہئے

(باقی آئندہ)

پارلیمنٹ انگلستان کی کمیٹی دربارِ دہلی کا اجلاس ۲۷ اپریل کو لنڈن میں منعقد ہوا۔ اور ممبران پارلیمنٹ کی ایک بڑی تعداد نے اس میں حصہ لیا۔ اس جلسے میں طے پایا کہ ہاؤس آف کامنز و ہاؤس آف لارڈز کے ارکین کو دربار دہلی میں لے جانیکے لئے ۷ ہزار ٹن کا ایک پورا جہاز کرایہ پہ لیا جاوے اور اختتام دربار کے بعد چین و جاپان کی سیر کرنی چاہیں تو یہی جہاز اُن کو وہاں لے جاوے۔

شعر و سخن

غزل

مصنفہ جناب منشی الیاس صاحب حاتم اقبال

بگڑی سنوائی وکھی جو مری میرے خدا نے
فرزند اپنا بھیجا میرے کام بنانے۔
جھکتے ہیں انکے آگے ملائک بھی وکو۔
یہ مرتبہ انسان کو بخشا ہے خدا نے

دیکھا جو گرفتار مجھے رنج و بلا میں
خود آگئے مسیح مرے کام بنانے۔
آیا ہے کون تیرے سوا اور دے مسیح
بھٹکے مسافروں کو رہ راست بتانے

دیکھا جو نقش دل پہ مرے نام مسیحا
اُٹھے ہی پاؤں پھر گئے اپنے قضا نے

وہ بے قراریاں نہیں وہ دل میں غم نہیں
سب رنج دور کردیئے اک یاد خدا نے

چکرا رہا ہے گنبد گردوں جو بے طرح
بالما ہو آج ایسا دھواں آہ رسا نے
اپنی بھی کچھ خبر نہیں مجھ کو کہ کون ہوں
ایسا بنا دیا ہے مجھے یادِ خدا نے۔

ہر شعر سے آتی ہے وہ خوشبو کمال کی
کیا کہنا طبیعت ہی وہ پائی ہے رسا نے۔

رسا از لاہور

صاحب زیر بنہ نے پارلیمنٹ کو یقین دلایا کہ حتی الامکان دربار دہلی میں انکے لئے علیحدہ کیمپ ڈالنے کا انتظام کیا جاویگا۔

مضامین

فرمانبرداری

بہت سے لوگ ڈر اور خوف کی وجہ سے فرمانبرداری کرتے ہیں۔ سکولوں میں لڑکے استادوں کے ڈر سے یعنی سزا پا جانے کے خوف سے بہت سی شرارتوں سے باز رہتے ہیں۔ سرکار کے قوانین کی فرمانبرداری بھی اکثر سزا کے خوف سے ہی ہوتی ہے۔ کتنی دفعہ ہم سنتے ہیں بھائی ایسا نہ کرو ماسٹر صاحب دیکھ لینگے سزا ملیگی۔ بھائی ایسا نہ کرو پولیس والے پکڑ لیں گے ہتھکڑیاں لگ جائینگی۔ دھرم کے بارے میں لوگ ایسا ہی کرتے ہیں۔ دیکھو بھائی اگر ایسا کام کرو گے تو جہنم یا نرک میں ڈالے جاؤ گے۔ اگر فلاں مہاپرش یا پیغمبر پر ایمان نہ لاؤ گے تو ہمیشہ تک نرک بھوگنا پڑیگا۔ اگر برے کام کرو گے تو کتے یا گدھے وغیرہ کی جون میں جانا پڑیگا وغیرہ وغیرہ بہت سی ایسی باتیں ہیں جو دھرم کے بارے میں موجود ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو قانون کی خود غرضی کی بنا پر پابندی کرتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم فرمانبرداری کرینگے تو ہمیں فائدہ پہونچیگا۔ لوگ کہتے ہیں بھائی محنت کرو خوب انعام ملیگا تمغے ملینگے۔ دھرم راج میں بہت سے لوگ سورگ و بہشت کے خیال سے پرماتما کے قانون کی فرمانبرداری کرتے ہیں۔ یہ فرمانبرداری بھی کچھ اعلے درجہ کی فرمانبرداری نہیں ہے۔

باقی آئندہ

انتخاب الاخبار

مغرب میں کیا ہو رہا ہے

ایک موجد کی ایجادیں

مسٹر اڈیسن نے اپنی زندگی میں ایسی ایجادیں کیں ہیں جنہیں دیکھکر عقل حیران ہو جاتی ہے۔ بائیسکل کی ایجاد مسٹر اڈیسن نے کی مشین اسی نے نکالی موٹر کار بھی اسی کے دماغ کا نتیجہ ہے۔ بایوگراف یعنی چلتی پھرتی تصویر کا سہرا بھی مسٹر اڈیسن کے سر رہا۔ مسٹر اڈیسن کی ایجادوں میں ایک تاروں کی بھی ایجاد ہے۔ یہ ایسی تاریں ہیں کہ ان کی چمک بجلی سے زیادہ آنکھوں کو چندھیانے والی ہیں۔ بڑے بڑے بھجے بڑے بڑے سامان بھی ان کے کارخانے میں بنائے جاتے ہیں ان کا کارخانہ دنیا بھر میں تیسرے نمبر پر ہے۔ مسٹر اڈیسن کہتا ہے کہ اب ایکٹروں اور باجہ بجانیوالوں کی بھی قدر نہیں رہیگی۔ سب کام کل کے ذریعے ہو جایا کریگا۔ ایک کتاب ناٹک کی لے لیجئے اور پھر مشین کی کل گھما دیجئے۔ دیکھئے لکھی ہوئی بات آنکھوں کے سامنے گذرتی ہے یا نہیں۔ میجک لینٹرن بھی مسٹر اڈیسن ہی کی ایجاد ہے مسٹر اڈیسن نے ابھی تک ہوائی جہاز بنانے کی طرف توجہ نہیں کی لیکن اُن کا خیال ہے کہ جس وقت ہم ہوائی جہاز بنانا شروع کرینگے۔ تو ہمارے سامنے کامیابی ہاتھ باندھے کھڑی ہو جاویگی۔ آپ اس کی نسبت ابھی یوروپین عالموں کو مناسب سمجھ رہے ہیں۔ مسٹر اڈیسن کا کھانا بجلی سے تیار ہوتا ہے۔ اُن کے عالیشان مکان کی صفائی بجلی کرتی ہے۔ مکان گرم سرد جیسا چاہیں بجلی کرتی ہے۔ اُن کے پاس بے شمار دولت ہے۔ جو بجلی کی تاروں سے محفوظ رہتی ہے۔ اُن کے تمام عالیشان محلوں میں چھوٹی ریلوے بنی ہوئی ہے۔ اور اس کے ساتھ تاریں لگی ہوئی ہیں۔ جس چیز کو جہاں آپ چاہیں ایک بٹن کے دبانے سے وہ ریلوے جھٹ لے آتی ہے۔ لکڑی کے پتلے اُن کے مکان کے آگے پہرہ دیتے ہیں۔ مجال نہیں کہ چور آجاوے۔ لکڑی کے پتلے بازار سے اُن کا سودا لے آتے ہیں۔ اُن میں بجلی کی طاقت ہے۔ اُن کو پنکھا پتلے کرتے ہیں۔ غرض اُن کا کام بجلی کی طاقت سے ہوتا ہے۔ اُن کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔ جہاں ہزاروں آدمی ملازم ہیں۔ خدا کی قدرت مسٹر اڈیسن ایسے بڑے موجد ہیں کہ اُن کا ثانی دنیا میں کوئی نہیں۔ لیکن آپ کانوں سے بہرے ہیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کرایا۔ مگر اچھے نہ ہوئے۔ امریکہ کے پریزیڈنٹ سے لیکر معمولی آدمی تک سبھی مسٹر اڈیسن کی عزت کرتے ہیں۔ مسٹر اڈیسن کی بدولت امریکہ میں بہت سے کارخانے جاری ہوتے جاتے ہیں۔ مسٹر اڈیسن اپنے نوکروں کے ساتھ اپنے لڑکوں جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ اور اُن کے لڑکے بھی اپنے باپ کی طرح بڑے عالم فاضل ہیں۔ مغربی دنیا نے مادی طاقت کو جس قدر زیر کر رکھا ہے وہ دیکھکر یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ لوگ اگر روحانی منزل کی طرف قدم رکھتے تو روحانیت میں کمال کر دکھاتے۔ مگر روحانی منزل کا سہرا ہمارے ملک نے اپنے سر پر باندھا ہوا ہے۔

(رسالہ شانتی)

تعلیمی عجائبات کا زمانہ

ہندوستان میں ہمارا زمانہ تعلیمی عجائبات کا زمانہ کہلا سکتا ہے جس طرح نیشنل کانگریس کانفرنسیں اور قومی جلسے ہندوستان میں قایم ہو گئے۔ اسی طرح ہز ہائنس سر آغا خاں بہادر کی مسلم یونیورسٹی کی پرانی سکیم کو عملی صورت دینے پر متوجہ ہونے کے بعد دوسری قوموں کی بھی تعلیم کی ترقی اور قومی یونیورسٹی کا خیال پیدا ہوا ہے۔ اور ہندو یونیورسٹی کی سکیم مسٹر مالوی کی طرف سے شایع کی جا چکی ہے۔ مسلم یونیورسٹی کے موعودہ چندہ کی صحیح مقدار تو ابھی معلوم نہیں مگر تخمیناً ۲۵ لاکھ روپے کے وعدے لکھے جا چکے ہیں اور ہندو یونیورسٹی کے بھی اب تک ۹ لاکھ روپے کے وعدے مشتہر ہو چکے ہیں ان کے علاوہ ہز ہائنس مہاراجہ صاحب کشمیر ایک راجپوت ریذیڈنشل کالج کے لئے ۲۵ لاکھ کی اپیل کر رہے ہیں۔ اور اب ہندوستان کے یورپینوں اور یوریشینوں کے بچوں کو عمدہ تعلیم دینے کے لئے پروٹسٹنٹ سکولوں کی خاطر انگلستان میں ڈھائی لاکھ پونڈ یعنے قریباً چالیس لاکھ روپیہ جمع کرنے کی اپیل شائع ہوئی ہے۔ جس پر کئی سابق وئیسرائیاں ہند کے بھی دستخط ہیں۔ کیا ان حالات میں ہمارے زمانہ کو ہندوستان میں تعلیمی عجائبات کا زمانہ نہیں کہہ سکتے

(پیسہ اخبار)

ہندوستانی اور ولائتی اخبارات

ہندوستانی اخبارات کی کیا حالت ہے۔ اُس کی نسبت تو ہمارا قلم چل نہیں سکتا۔ اہل ملک کی جہالت اور کمبختی کا نقشہ آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔ ولایت کے اخبارات کا کیسا بلند پایہ ہے۔ ان کی طاقت سب سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ چھوٹے سے قصبہ سے بھی روزانہ اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ اور کسی ایسے روزنامہ اخبار کی اشاعت ۵۰ ہزار سے کم نہیں۔ بچے تک اخبار پڑھنے کے شائق ہیں۔ بڑے شہروں کا تو کیا ذکر ہے۔ بعض دن میں دس دس بار چھپتے اور بکتے ہیں۔ اور روزانہ لاکھوں کاپیاں ان کی فروخت ہو جاتی ہیں۔ ہفتہ وار اخبارات رسالے ان کی بھی بڑی کثرت ہے۔ اور ان کی اشاعتیں لاکھوں سے متجاوز ہیں۔ اتوار کے دن مذہبی رسالے شائع ہوتے ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بک جاتے ہیں۔ بچوں کے رسالے بھی قابل دید ہیں۔ اعلیٰ اسباق بچوں کو پڑھائے جاتے ہیں۔ اور نہایت منخول میں کام کی باتیں اُن کو سکھائی جاتی ہیں۔ کہ عمر بھر اُن کے کام آتی ہیں علمی رسالے بھی بہت اور کثیر الاشاعت ہیں۔ یہاں کے اخبارات کے ایڈیٹر اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل لوگ ہوتے ہیں۔ اُن کی علمیت و فضیلت نہایت درجہ دوست و دشمن مانتے ہیں بچہ بچہ یہاں کا ایڈیٹروں کی عزت کرتا ہے۔ ایک وزیر ایڈیٹر کے مقابلے میں زیادہ پبلک رسوخ نہیں رکھتا۔ سیر اور شکار اور مختلف کھیلوں کے اخبارات بھی دلچسپی سے پڑھے جاتے ہیں۔ روزگار و کاروبار کے متعلق بھی کئی اخبار رسالے شائع ہوتے ہیں۔ بہرنگیکہ دنیا کے اس حصہ میں اخبارات ضروریات و لوازم زندگی میں داخل سمجھا جاتا ہے۔ جو شخص قسمت کا مارا اخبار نہیں پڑھتا تف بر تف کے آوازے اس پر کئے جاتے ہیں معمولی لکھا پڑھا شخص بھی بغیر اخبار کے یہاں ایک دن گذارہ نہیں کر سکتا۔ جو شخص اخبار نہیں پڑھتا وہ رذیل ترین شخص سمجھا جاتا ہے۔ ادھر ہندوستان لکھے پڑھے دیکھو۔ اُن کو اخبار بینی سے اُنس تک ہی نہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو ملکی معاملات سے دلچسپی نہیں۔ بلکہ پتہ تو یہ لگتا ہے کہ وطن کی محبت ہی نہیں رہی۔ اور جو تھوڑے بہت اخبار بین اصحاب ہیں اُن میں بہت تو ایسے ہیں جو اخبار نویسوں کو بھی ڈکارنا چاہتے ہیں۔ اور بن دلائے و دینے کے اخبار پڑھنے کے شوقین ہیں۔ اور باقی ہلدی و سودا کھ بانٹنے والے غریب ہی آدمی ہیں۔ پرماتما ان کو برکت دیوے ہمارا بازو بنائے رکھے۔ دولت مندوں کی دولت تو لکسی اور ساگر اہرجیسے بیاہ کے واسطے ہی ہے۔ پتہ نہیں ہمارے دیش کے کب جاگ جائیں گے جو ہمارے بھائی بھی ملک کی محبت میں رونا سیکھیں گے

(رشانتی)

سمندر کی تہ اور کوہ آتش فشاں کے اندر تک دیکھنیوالی آنکھ

کہتے ہیں روس کے ایک سائنسدان نے ایک اس قسم کی مصنوعی آنکھ ایجاد کی ہے۔ جس سے سمندر کی تہ میں ہم ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اگر کسی آتش فشاں پہاڑ کی جلتی آگ میں اس کو ڈالدیا جاوے تو اُس میں مادے کے تمام حرکات نظر آتے ہیں۔ اس طرح اگر اس کو انسان کے معدہ میں ڈالدیا جاوے تو اس کے تمام عوارض اور نقص وغیرہ دکھائی دیتے ہیں۔ موجد کا نام پروفیسر جے ایچ اڈزنگ ہے۔ آپ سینٹ پیٹرزبرگ کے کالج میں طبیعات کے پروفیسر ہیں۔ لطف یہ ہے کہ اس آنکھ کو نہ تو آگ جلا سکتی ہے اور نہ ہی پانی کچھ نقصان پہونچا سکتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں جگہ پر بخوبی کام کر سکتی ہے۔

(آریہ گزٹ)

وزیران ولایت کے استعمال کیلئے وہیں سے ایک سو موٹر گاڑیاں دربار دہلی میں آئینگی۔ شاہنشاہ جارج پنجم کی موٹر کار بیس سے تیس گھوڑوں تک کی طاقت کی ہوگی۔



گلدستۂ اخبار

کھڑکپور میں ۱۷ اپریل کو ایک حادثہ ریلوے وقوع میں آیا - بالاسور اسٹیشن پر ایک مالگاڑی پہلے سے کھڑی تھی کہ کانٹیوالے کی غلطی سے مقابل سے آتی ہوئی مسافر گاڑی بھی اسی لائن پر چلی آئی - اور انجن نے انجن کو ٹکر ماری - تین گاڑیاں پٹڑی سے نیچے اتر گئیں - ایک مسافر جو کلکتہ سے آرہا تھا - سخت مجروح ہوگیا - علاوہ دیگر سواریوں کے گارڈ اور ڈرائیور کو بھی سخت چوٹیں آئیں - تحقیقات کرنے پر معلوم ہوگا کہ اس حادثہ کا ذمہ وار کون ہے - بعد کی خبر سے ظاہر ہے کہ اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر گرفتار کیا گیا ہے -

لکھنؤ میں گزشتہ سہ شنبہ کے روز وہاں کے لوگوں کی کوشش سے ایک زنانہ مدرسہ پردہ نشین مستورات کو تعلیم دینے کی غرض سے جاری کیا گیا ہے - اس کے افتتاح کی رسم جناب لیڈی لیسلی پورٹر صاحب نے دست مبارک سے فرمائی منشی ایشوری دیال صاحب مدرسہ کے منیجر قرار پائے - جو زنانہ تعلیم کے بڑی بھاری حامی تسلیم کئے جاتے ہیں - زنانہ تعلیم کا رواج جا بجا عام پایا جاتا ہے

ہندوستان سے ہر سال جو افیون چین کو جاتی ہے مشہور ہے کہ دو سال کے بعد بالکل بند کی جائے گی -

---

لندن کے ہسپتال شاہ ایڈورڈ کی امداد میں پچھلے سال ۳۲ لاکھ روپیہ خیراتی چندوں کا آیا -

جرمنی نے بعض آبدوز جہاز ایسے تعمیر کئے ہیں - کہ جن میں تارپیڈو ٹیوب اور توپیں بھی ہیں - اگر یہ ایجاد چل نکلی تو وہ دن دور نہیں جبکہ آبدوز ٹیل شپ و کروزر بھی تیار کئے جاوینگے -

ماہ فروری میں ہند سے ۱۱ لاکھ ۲½ ہزار ہنڈرڈ ویٹ کپاس بکگئی - گیہوں ۲۴ لاکھ ۵۰ ہزار ہنڈرڈ ویٹ

ضرورت

ایک خادم الدین کو مفصل ذیل نیک صفات والی جورو کی تلاش ہے -

اولاً - کہ وہ اصلی تعلیمیافتہ ہو -

ثانیاً - خاندان کے لحاظ سے اعلیٰ حسب و نسب ہو

ثالثاً - عمر میں ۳۰ سال سے کم نہ ہو -

رابعاً - کنواری ہو -

خامساً - مشنری کام کے لئے غیرت مند ہو -

اس کے متعلق تمام خط و کتابت ذیل کے پتہ پر ہونی چاہیئے -

المشتہر: - پادری جی - ولسن مظفر نگر انچارج آر - پی مشن

ضرورت

(۱) دو مسیحی استاد بی - اے یا بی - ایس سی کی ضرورت ہے - جو انگریزی اور سائنس پڑھاوینگے - انکی تنخواہیں [illegible] روپیہ اور ماعلہ شروع ہونگی بموجب تجربہ کارکردگی -

(۲) ایک مسیحی انٹرنس پاس استاد کی ضرورت ہے جس کو انگریزی اور حساب کے مضامین پڑھانے ہونگے - مشاہرہ [illegible] روپیہ سے [illegible] روپیہ تک مطابق لیاقت کے ملیگا -

سائل اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد ذیل کے پتہ پر فوراً بھیجیں

المشتہر: - پادری ڈبلیو - ایل - سیمفل - فتحگڈھ یو - پی - منیجر اے - پی - مشن اسکول

اشتہار

کمترین بذریعہ اس اشتہار کے عرض پرداز ہو کہ فدوی کی زوجہ کا کچھ عرصہ سے انتقال ہو چکا ہے - اور اب ارادہ شادی کرنے کا ہے - اگر کسی مسیحی بھائی کو کوئی ایسی لڑکی جسکا چال چلن عمدہ ہو اور کم از کم مڈل پاس ہو اور زیادہ ہو تو بہتر - قابل شادی معلوم ہو تو بندہ کو مطلع کرے -

کمترین کی عمر اس وقت ۳۵ سال کی ہے اور پہلی بیوی کا کوئی بچہ نہیں ہے اور مشاہرہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہے - اور شادی کے بعد زیادہ ہونے کی امید ہے - پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ میں بطور مستری کے ملازم ہوں - اگر دیگر حالات معلوم کرنے مطلوب ہوں تو ذیل کے پتہ پر خط و کتابت ہو سکتی ہے -

بطور اطلاع یہ بھی پیشتر سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگرچہ میں سننے کی طاقت سے محروم ہوں - لیکن بذریعہ تحریر کے اپنا مطلب بخوبی نکالتا ہوں -

المشتہر: مستری چند انگھ اے - پی مشن ترویانہ

ضرورت

۱ - ایک اینگلو ورنیکلر پرائمری اسکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر درکار ہے - کم از کم ایف - اے پاس ہو - جس نے سکینڈ لنگویج - اُردو یا فارسی لی ہو - تنخواہ ۴۰ روپیہ ماہوار لائق شخص کو دیجائیگی -

(۲) ایک اسسٹنٹ ماسٹر اینگلو ورنیکولر پرائمری سکول کیلئے درکار ہے - مسیحی کو ترجیح دیجائیگی - تنخواہ ۲۰ روپیہ ماہوار ہوگی - یہ دونوں آسامیاں ماہ جون ۱۵ سنہ ۱۹۱۱ء تک پوری ہونگی - درخواست کنندگان ذیل کے پتہ پر درخواستیں معہ سندات بھیجیں -

المشتہر: - پادری ڈبلیو - اے - گارڈن کرسچن جھوبا - یو - پی -

۲-بڑے حروف والی جلد کپڑا عہ/ +

۳-چھوٹے حروف اور تیلی جلد ۸/ +

۱-بیداری کی گیتیں رومن اُردو ا/ +

۲-بھجن وغزلیں فارسی اُردو- ا/ +

۳- ایضاً گورمکھی ا/ +

۴-غذائے رُوح (صفدر علی) ۸/ +

صحت کی ہدائیت

۱-ہدایت تیمار داراں

یہہ کتاب رومن اُردو میں شایع ہوئی ہو جو اس ملک کے تمام ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک ہو رہی ہی-یہہ کتاب ہر ایک گھرانے کے لئے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہی جو مطالعہ سے ظاہر ہوگا قیمت صرف عہ

۲-تاریخ طاعون-اُردو

یہہ نہایت مفید کتاب ہی-یہہ مرض جو فی ماہ ۶۰۰۰۰ آدمیوں کو ہلاک کر ڈالتا ہی ایک مہلک وبا ہی-اس کتاب میں نصیحت ہو کہ اس سے بچنے کے لئے کیا کرنا چاہئے-قیمت صرف-۶ پائی +

۳-دائی گری

من تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ رومن اُردو عا یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہی-ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہو اسلئے ہر ایک خاندان میں اسکی ایک جلد ہونی چاہئے

۴-اصلاح حفظان صحت ا/ +

گھر کے واسطے لائیبریری

تواریخ بائیبل
مسیح کی تعلیم
حیات مسیح
یسوع مسیح کی موت
مسیح دین اور اخلاق
پاسٹر شی
مسیح کا نمونہ
عزت بے مثال
تلاش حق
جاپان کے حالات

یہہ کتابیں اکٹھی سات روپیہ میں مل سکتی ہیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای-ایم ویری صاحب آنریری سکرٹری سی-ایل-ایس بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سنڈے اسکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق۔

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۵۰ کا فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک

یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہو۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کیے جاتے ہیں۔ اور اُن کیساتھ انڈین بیبل ریڈنگ ایسوایشن کی تلاوت کی فہرستیں چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں ان کا سلسلہ ایسا چلتا ہو کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے۔ یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہو اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہو کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول اس کا استعمال کر رہے ہیں۔ پر ہمارا مطلب ہو کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہیئے۔ کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو اطلاع فرماویں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہو۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجاویگی وی۔ پی کے ذریعہ سے +

قوت کی گولیاں

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ (قوت کی گولیاں) ۳۲ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں فاسفورس سنکھیا و اسنا طلا کر یہ گولیاں بنی ہیں۔ مغز پٹھے رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعوی رکھتی ہیں ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز میں فایدہ ظہور میں آتا ہو۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی چہرہ پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی حالت دور ہوکے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہو قیمت ۴۰ گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵ ہ

امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت انکی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجے اور اسی خط میں درخواست اور اپنے نام و پتہ صاف طور پر لکھے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ و ضلع لکھیے

المشتہر:- ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی پی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پرفضا محل وقوع

مستنں استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں

سچ:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایکہی خاندان کے ہوں للعہ یازدہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رنگسازی و تول وکرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت کرشالعہ سے ماعہ کرتول مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہو اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہو۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں اوپر بس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہو اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپیے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہو ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہو اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب معہ " عہ

غیر ممالک سے " عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	صہ	مے	للعہ
نِصف کالم	مے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	صہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ما

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:- نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برادرز چھپا